سکھ مذہب کا آغاز، ارتقا، و مآخذ

(اسلام اور ہندومت کے تقابلی جائزہ کے ساتھ)

سید سبط الحسن ضیغم

پنجاب میں آریاؤں کی آمد کے بعد جو ہندو مذہب وجود میں آیا وہ پنجاب کی مٹی اور مزاج کے مطابق نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے آریائی قبائل کو ہندو مذہب سمیت یہاں وادی گنگ وجمن میں پہنچنا پڑا۔ یہاں دراوڑی عقائد کارفرما تھے، جس کی وجہ سے یہاں کے مخصوص حالات میں ضلع جہلم کے مقام پر موجود جوگیوں نے جوگی مت کی بنیاد رکھی۔ جو ہندو مذہب سے ایک الگ وجود رکھنے والا دھرم تھا۔ اسی وجہ بدھ مت کو بھی یہاں سے ترقی ہوئی حالانکہ بدھ مت کی جنم بھومی وادیٔ گنگ و جمن ہے، جہاں ذات پات کے فلسفہ کے خلاف بدھ مت کے نام سے ایک بغاوت ہوئی۔

اسلام کی آمد پر مسلمان درویش یہاں پہنچے، جن کی وجہ سے اس علاقہ میں اسلام کا نور پھیلا۔ جس کی وجہ سے بتوں کے نام سے خدائی اختیارات کی تقسیم ہوئی۔ خدائے وحدہ لاشریک کا عقیدہ پروان چڑھا۔ ذات پات کے تمام بت ٹوٹ پھوٹ گئے۔ نیک اعمال وتقویٰ وجہ امتیاز تھا جس کی وجہ سے یہاں کی عوام حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔

ہندو مفکرین نے اس خطرہ کو پوری طرح محسوس کیا۔ چنانچہ اسلامی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بھگتی تحریک وجود میں آئی۔ یہاں کے کام کرنے والے طبقات جو چھوٹی اور غریب گوتوں پر مشتمل تھے۔ انہیں اس فلسفلہ نے بہت زیادہ متاثر کیا۔ اس فلسفہ میں بھرپن اور مساوات کے ساتھ پیار اور محبت کی علامت کے طور پر رادھا کرشن اور رام پیار کے اصطلاحیں استعمال کی گئیں۔

سکھ مذہب کے بانی بابا گورنانک ۱۴۶۹ء میں تولنڈی رائے بھوئے موجودہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ مسلم ماحول میں آنکھ کھولنے اور فارسی، عربی کی تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے انہوں نے مسلم ثقافت کی روح کا عرفان حاصل کیا۔ ہندو مذہب سنسکرت، بت پرستانہ ذات پات کا فلسفہ ان کی سمجھ سے بالا تھا، کیونکہ وہ غیر حقیقی غیر انسانی، غیر مذہبی اور تمدن سے عاری تھا۔ بھگتی تحریک نے بھی انہیں متاثر کیا۔ لیکن انسان کی نجات کے لئے آپ نے اسے ناکافی جانا اور اپنے افکار اپنی قوم تک پہنچانے کیلئے ان کی زبان یعنی پنجابی زبان کو ذریعہ اظہار بنایا۔ اگر یہ اسلام

کا نور نہ پھیلتا تو سکھ مذہب کا یہاں جنم لینا مشکل بھی تھا اور ناممکن بھی۔

ان کے باقی نو شاگردوں یعنی گرو صاحبان نے بھی اسی فلسفہ کو عملی روپ دیئے اور اس میں نئے نظری اور عملی عقائد کی آبیاری کی، جن کی جڑیں اسلامی توحید، رنگ و نسل کا خاتمہ، نیک اعمال، اخوت، برابری، ربی پیار کے پاتال سے آب حیات لیتی تھیں۔

پانچویں گورو بابا گورو ارجن جی نے سکھ مذہب کی کتاب ترتیب دی، جسے ادگرنتھ صاحب کہتے ہیں اور انہی کے عہد میں یہ صوفہ منش درویشیوں کی قوم ایک سیاسی قوت کے طور پر سامنے آئی، جس سے بجا طور پر مغل راج کا خائف ہونا لازمی بات تھی، چھٹے گرو بابا ہر گوبند جی تک پہنچتے ہوئے یہ قوم باقاعدہ سیاسی قوت بن گئی، اسی وجہ سے انہیں قلع گوالیار میں طویل جیل کاٹنا پڑی۔

نویں گرو بابا تیغ بہادر جی نے آنند پور میں باقاعدہ ایک قلعہ تعمیر کرلیا۔ کشمیر کے پنڈت ان کے پاس کشمیر کی صوابیدار کے خلاف شکایت لے کر حاضر ہوئے۔ انہیں دہلی میں زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے۔،۔

ان کے جانشین دسویں پاتشاہی گورو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ انہوں نے اپنے مریدوں کو ۱۳ اپریل ۱۶۹۹ء کو سکھ سے سنگھ بنادیا، کیونکہ ان کے ارادت مندوں میں تمام ہی لوگ پنجابی تھے اور اس کے زمانے میں پنجابی سر پر بھی بال رکھتے تھے اور باریش بھی تھے۔ چنانچہ انہیں نیا روپ بخشتے وقت پنجاب کی اس شناخت کو قائم رکھتے ہوئے سنگھ کے تشخص کے لئے کیس، کڑا، کچھا، کنگھا اور کرپان کو ضروری قرار دیا۔ پیشتر اس کے کہ ان کے عقائد بیان کئے جائیں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دس گورو صاحبان کے بارے میں ضروری کوائف دیئے جائیں تا کہ ان کا عہد سامنے آسکے۔

نام پیدا ہونے کا سال اور جگہ	گورو بننے کی جگہ اور سن	وفات تاریخ اور جگہ
۱۔ بابا نانک شاہ جی۔ تلونڈی ننکانہ صاحب ۱۴۶۹ء	سلطان پور لودھی ۱۴۹۰ء	۱۵۳۹ء کرتار پور صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۔ گورو انگد جی۔ تانگے دی سراں ۱۵۰۴ء	کرتار پور صاحب ۱۵۳۹ء	۱۵۵۲ء کھڈو صاحب ضلع امرتسر
۳۔ امر داس جی۔ باسر کے ۱۴۶۹ء	کھڈور صاحب ۱۵۵۲ء	۱۵۷۴ء گوئندوال صاحب۔ ضلع امرتسر
۴۔ گورو رام داس جی چور منڈی لاہور ۱۵۳۴ء	گوئندوال صاحب ۱۵۷۴ء	۱۵۸۱ء گوئندوال صاحب ضلع امرتسر
۵۔ گورو بابا ارجن دی گوئندوال صاحب ۱۵۶۳ء	گوئندوال صاحب ۱۵۸۱ء	۱۶۰۶ء لاہور
۶۔ گورو ہر گوبند جی۔ وڈالی ۱۵۹۵ء	امرتسر صاحب ۱۶۰۶ء	۱۶۴۵ء کیرت پور ضلع ہوشیار
۷۔ گورو ہر رائے جی، کیرت پور صاحب ۱۶۳۰ء	کیرت پور صاحب ۱۶۴۵ء	۱۶۶۱ء کیرت پور صاحب

۸۔گورو ہر کرشن جی، کیرت پور صاحب ۱۶۵۶ء	کیرت پور صاحب ۱۶۶۱ء	۱۶۶۴ء دہلی
۹۔گورو تیغ بہادر جی امرتسر صاحب ۱۶۲۲ء	بابا بکالا صاحب ۱۶۶۴ء	۱۶۷۵ء دہلی
۱۰۔گورو گوبند سنگھ جی پٹنہ ۱۶۶۶ء	آنند پور صاحب ۱۶۷۵ء	۱۷۰۸ء ناندیڑ دکن
ہمیشہ رہنے والا گورو گرو گرنتھ صاحب ترتیب ۱۶۰۴ء	ناندیڑ ۱۷۰۸ء	ہمیشہ کے لئے امر گورو

اگر دس گورو صاحبان کے مقام پیدائش سے ان کے سفر کا نقشہ بنایا جائے تو بابا نانک مرکزی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ پہلا گورو گھر ننکانہ صاحب میں قائم ہوا اور آخری گوردواروں میں سے ایک آنند پور صاحب ضلع ہوشیار اور دوسرا ناندیڑ دکن میں بنا۔

سکھ مذہب

اس سفر کی بنا پر بعض علماء کی رائے ہے کہ پہلے گورو صاحبان اسلام کے زیادہ قریب تھے، لیکن جوں جوں انہوں نے اپنا سفر جانب مشرق جاری رکھا ان میں ہندو مذہب سے قربت آتی گئی۔ لیکن یہ دلیل دور از کار ہے۔ کیونکہ سکھ مذہب کی بنیاد بت پرستی کے بجائے توحید پر ہے اور گورو گوبند سنگھ جی نے اورنگزیب کو فارسی میں خط لکھتے وقت اپنے آپ کو بت شکن کہا تھا۔ اور جب تک سکھ توحید کو ترک نہیں کرتے اس وقت تک انہیں ہندو مذہب کی شاخ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح ہندو مذہب کی دوسری بنیادی اینٹ ملو مہاراج جی کا ذات پات والا فلسفہ کا رد ہے۔ جس کی رو سے برھمن کے گھر برھمن پیدا ہوگا۔ کھشتری کے گھر کھشتری جنم لیگا ویش اور شودر کے گھر ویش اور شودر ہی تخلیق ہوں گے اس کے علاوہ قوت کش اقوام ایسی ہیں جنہیں منو جی نے اس قسم کی تقسیم سے باہر رکھا اور وہ بے ذات ہیں۔ لیکن سکھ مت میں کوئی ذات پات نہیں۔ عمل کی وجہ سے کسی بھی چھوٹی ذات سے تعلق رکھنے والا جتھیدار بھی بن سکتا ہے گیانی بھی اور گرنتی بھی، جو سکھ مذہب کے اہم ترین مقام ہیں۔

اگرچہ تمام گرو صاحبان کھتری ہندوؤں کے گھروں میں پیدا ہوئے۔ لیکن گورو گوبند سنگھ جی نے خالصہ پنتھ قائم کرتے وقت اس میں جن پانچ پیاروں کو چنا۔ ان میں سے اکثریت دیہی کارکنوں (کمیوں) کی تھی ان میں بھی اکثریت پنجابی جٹوں پر مشتمل ہے۔ سکھ مذہب کو ہندو مذہب کی شاخ قرار دیتے وقت یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ سکھ ہندوؤں کی طرح ہیں اپنے مردوں کو جلاتے ہیں اور پھر وہ خ[illegible]ہ بھی نہیں کرتے۔

یہاں تین عظیم سامی مذاہب، یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی مثال دینا غلط نہیں ہوگا، یہودی

حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت موسیٰ تک تمام پیغمبروں اور رسولوں کو اپنا رہنما مانتے ہیں۔عیسائی اس میں حضرت عیسیٰؑ کا اضافہ کرتے ہیں۔اور مسلمان اس سلسلہ میں حضور سرور کائنات ﷺ کو شامل کرتے ہیں۔تینوں مذاہب کے انبیاءؑ کا سلسلہ ایک ہے۔لیکن بنیادی عقائد میں فرق و امتیاز کی وجہ سے تینوں مذاہب الگ اور مختلف ہیں۔اس مثال کے ادراک سے ہم آسانی سے یہ نتیجہ نکال سکیں گے کہ جس طرح یہ تینوں مذاہب اپنے بانیوں کی وجہ سے ایک درخت کا پھل ہونے کی وجہ سے ایک ہونے کے باوجود بھی مختلف ہیں، حالانکہ ان میں شریعت اور اعمال اور ان کے نتائج میں یکسانیت اور مماثلت بھی ہے۔اسی طرح اگر سکھ مت نے ہندومت کے کثیر اعمال میں سے دو باتوں کو اپنا لیا، جو کہ بنیادی نہیں ہیں، کیونکہ بابا نانک جی کے ''پھولوں'' کو دفن بھی کیا گیا اور جلایا بھی گیا تو یہ مذہب ہندومت کا حصہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

سکھ ہندوؤں کے اور بھی بہت سے عقائد ماننے سے انکار کرتے ہیں، جن میں حسب ذیل باتیں بھی شامل ہیں:

ا۔ ہندو دھرم میں چاروں وید بنیادی صداقت کا منبع ہیں، لیکن سکھ گورو صاحبان ویدوں کی اس اتھارٹی کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ان کے نزدیک سچائی کو ''سوما'' ''اکال پرکھ'' غیر فانی، مطلق سچائی صرف اللہ ہے صرف اور صرف اسی سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے

کیتے پنڈت جوتکی بیدار کر ھی بچار — پڑہ پڑہ پوتھی سمرتی پاتھا
بیل پران پڑھائی سن مٹھاتا — بن رس رتیے من بھو ناتا
بھوشتہ بھوسمرتی پیکھے سرب ڈھنڈول — یوجس ناھیں ہر ی ھرے، نانک نام اصول
بید کتیب، سمرتی شست — ان پرھیان نکت نہ ھوئیے

ب۔ ہندوؤں میں نیجنا: یگیہ یا ہون پر قربانی چڑھانا یا بلیدان دینا ضروری ہے، جسے سکھ مذہب میں رد کر دیا گیا ہے۔

ج۔ ہندومت میں مذہبی علم، پرچار کی گدی پر صرف برہمن ہی براجمان ہوسکتا ہے۔مگر سکھ مت میں ایسا نہیں ہے۔سکھ مت میں کسی بھی قوم کا کوئی بھی شخص گرنتھی بن سکتا ہے اور گیانی بھی مذہبی تعلیم حاصل کرسکتا ہے اور درس و تدریس کی مسند بچھا سکتا ہے۔

د۔ ورن: یعنی ہر فرد اسی بار پیدا ہوتا ہے اور پھر کہیں جا کر اس کی روح مکتی حاصل کرتی ہے۔سکھ

مت اس عقیدہ کی بھی نفی کرتا ہے۔

ورن آورن نہ بھاونی جے کسی وڈا کرے

ہندو کے نزدیک سنسکرت زبان مقدس ومحترم ہے، جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔لیکن گوروصاحبان کے نزدیک کوئی زبان مقدس نہیں ہے۔جس طرح سب لوگ اللہ کے بندے ہیں، اسی طرح سب زبانیں اللہ کی تخلیق ہیں، اللہ تعالیٰ ہر شخص کی آواز سنتا ہے، خواہ وہ اسے کسی زبان میں پکارے اور اس کے دلی جذبات کو جانتا ہے، وہ کسی بھی کلچر میں رہتے ہوئے ان کا اظہار کرے اور خدا کے حضور فریادی بنے۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سکھ مذہب کے مشہور اسکالر بھائی کاہن سنگھ نابھ نے واضح طور پر اس بات کا اعلان کیا کہ ''ہم ہندو نہیں'' یہ کتاب ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔اس طرح بھائی جودھ سنگھ نے'' گوروصاحب اتے وید'' نامی کتاب لکھ کر گوروصاحبان کے وہ تمام افکار بیان کیے ہیں، جو انہوں نے چاروں ویدوں، پرانوں اور منوسمرتی کے افکار بیان کیے۔

سکھ مذہب کے بنیادی مآخذ: سکھ مذہب کی تشکیل تو گوروصاحبان نے کی، لیکن اس کے بنیادی مآخذ تین ہیں۔

(۱) گوروگرنتھ صاحب (۲) دسم گرنتھ (۳) واراں بھائی گورو داس

گورو گرنتھ صاحب

دنیائے مذہبیات وادبیات میں گوروصاحب ایک اہم ترین دستاویز ہے۔گرنتھ صاحب نظم میں ہے۔اس میں پہلے پانچ چھ اور نویں گوروصاحبان، گورو بابا نانک شاہ جی، گورو امر داس جی، گورو انگد جی، گورو امر داس جی، گورو رام داس جی، گورو بابا ارجن جی اور گورو تیغ بہادر جی کے علاوہ سولہ بھگتوں کا کلام بھی درج ہے۔

ان بھگت صاحبان کی تفصیل اس طرح ہے:

بھگت جے دیو (بنگال)، بھگت نام دیو (بمبئی)، بھگت ترلوچن (بمبئی)،، بھگت پرمانند (بمبئی)، بھگت سرھنا (سندھ)، بھگت بینی،، بھگت رامانند (یوپی)، بھگت دہنا (ٹانک راجھستان) بھگت پیپا (یوپی) بھگت سین (ریوا یوپی) بھگت کبیر (بنارس)، بھگت روداس (یوپی)، بھگتی میراں بھائی (راجھستان)، بھگت بابا فرید (پنجاب)، بھگت بھیکن (یوپی) اور بھگت سورداس (اودھ)

چھ گوروصاحبان اور سولہ بھگت صاحبان کے علاوہ سترہ بھاٹوں کا کلام بھی گروگرنتھ صاحب میں

شامل ہے۔ جن کے اسماء گرامی یوں ہیں۔ ستھرا جی، جالپ جی، بل جی، ہربنس جی، تلیہ جی، جلیہ جی، سلیہ جی، بھل جی، کہل جی، مہر جی، جل جی، مل جی، کیرت جی، داس جی، گیانند جی، سدرنگ جی اور بھیکھا جی اور مردانہ جی۔

ان گورو صاحبان، بھگت صاحبان اور بھاٹ صاحبان کو مدنظر رکھ کر مطالعہ کریں تو گورو گرنتھ صاحب میں پنجابی کے علاوہ میراٹھی، پوربی، بنگالی راجھستانی زبانوں میں لکھا ہوا کلام شامل ہے۔ یہ سب لوگ بارہویں صدی سے لیکر سولہویں صدی کے درمیان ہوئے ہیں۔ صرف گورو تیغ بہادر کا زمانہ سترہویں صدی میں واقع ہے۔ اس طرح ہم پوری پانچ صدی پر پھیلے ہوئے عوامی افکار کا بیک وقت مطالعہ کر سکتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحبان میں موجود کلام گورو صاحبان کے پاس وراثتاً منتقل ہوتا رہا۔ گورو بابا ارجن جی نے اسے پہلی بار ایک نظم میں لانے کی کوشش کی، چنانچہ وہ بولتے گئے اور بھائی گورو داس لکھتے گئے، گورو گرنتھ، امرتسر میں مرتب کیا گیا اور ترتیب کا کام ۱۶۰۴ء میں پایہ تکمیل ہو پہنچا، اس طرح پہلی پوتھی کے بعد یہ کتاب، چھٹے، ساتویں، آٹھویں اور نویں دسویں گورو صاحب کو منتقل ہوتی رہی۔ نویں بابا تیغ بہادر نے اس میں اپنا کلام بھی درج کیا۔

گرور گرنتھ صاحب میں مجموعی طور پر ۳،۳۸۴ نظمیں ہیں۔ بندوں کی گنتی ۱۵،۵۰۵ ہے، ان میں سے ۶،۲۰۴ بند گورو بابا ارجن جی کی تخلیق ہیں، اسی طرح گرنتھ صاحب میں موجود کلام میں ۲،۹۴۹ بند گورو بابا نانک شاہ جی ۲۵۲۲ بند تیسرے گورو صاحب ۷۳۰ اند چوتھے گورو صاحب ۱۹۶ ابند نویں گورو صاحب اور ۵۷ بند دوسرے گورو صاحب کی فکر سخن کا نتیجہ ہیں۔ گورو بند سنگھ نے کہا کہ میں آخری گورو ہوں م میرے بعد سکھ پنتھ کی راہنمائی کے لئے گورو گرنتھ صاحب ہوگا (قرآن شریف میں بھی یہی حکم ہے کہ جب تم میں اختلاف ہو جائے تو تم اللہ تعالیٰ یعنی کلام اللہ سے راہنمائی حاصل کرو)

گرنتھ صاحب کی ترتیب راگوں کی بنیاد پر ہے اور عروض کے لحاظ سے انہیں مختصر نظموں، طویل نظموں، چار مصرعوں، آٹھ مصرعوں، شلوکوں، سویوں، چبولوں اور رواروں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا۔

دسم گرنتھ: اسے ''شری دسم گورو گرنتھ صاحب جی'' کا نام بھی دیا جاتا ہے، یہ کتاب سکھ مذہب کا دوسرا اہم مآخذ ہے۔ اس کتاب میں دسویں گورو صاحب کا کلام شامل ہے۔ لیکن کچھ علماء کی رائے اس کے برعکس ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس گرنتھ میں دسویں گورو صاحب کے ۳۲ درباری شاعروں کا کلام بھی شامل ہے۔ لیکن نرملے سنت'' جو خالصہ پنتھ کے عملی روایات کے امین ہیں، وہ

اس بات کو تسلیم کرنے کے بجائے اس بات پر متفق ہیں کہ دسم گرنتھ پورے کا پورا دسویں پاتشاہی گورو گوبند سنگھ ہی کی لکھی ہوئی رچنا ہے۔"

دسم گرنتھ صاحب میں "ہندو دیو مالا" کے بارے میں بڑی طویل نظمیں ہیں، جن سے بعض علماء نے یہ رائے قائم کی کہ گورو گوبند سنگھ جی ہندو مذہب کے اس قدر قریب تھے انہوں نے ہندوؤں کے بعض بنیادی عقیدوں کو بھی قبول کر لیا۔ یہ ایسے علماء کی تحقیق ہے، جن کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل ہے لیکن مستشرقین جن میں میلکم، میکالف، کننگھم فیلڈ ایسے سکھ مذہب کے اسکالر شامل ہیں، وہ اس تحقیق کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، مثلاً

IT IS IMPOSS! TO RECONCILE. THE RELIGION WHICH GOBINDH SINGH ESTABLISHED, WITH TH BELIEF OF HINDUS P1.150(MELCULMS SKETCH)

"یہ ناممکن ہے کہ گورو گوبند سنگھ کے بنائے ہوئے مذہب کی ہندو عقائد سے مصالحت ہو"

سکھ علماء نرمل سنتوں، گیانیوں اور گرنتھیوں کی بھی یہی رائے ہے۔ گورو گوبند سنگھ جی بھی پہلے گوروؤں کی طرح توحید پرست اور بت شکن تھے۔ ہندو دیو مالا کے بارے میں لکھ کر انہوں نے اپنی جنتا کو ہندو فلسفہ سے متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔

واراں بھائی گورداس (بمبئی): سکھ مذہب کا تیسرا اہم مآخذ بھائی گوروداس کی واریں کبت اور سویے ہیں۔ وار پنجابی شاعری کی ایک قسم ہے، جس میں روحانی یا عام جدوجہد یا جنگ کو پر جوش انداز میں قلمبند کیا جاتا ہے، جو پنجابی شاعری کا غیر فانی حصہ ہے "ان واروں" میں انہوں نے گورو صاحبان کی عظمت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ غیر واضح امور کی وضاحت بھی کی ہے۔ آدھ گرنتھ کے ابلاغ کے لئے ان واروں کا پڑھنا اور جاننا بہت ضروری ہے۔ یہ وہی بھائی گوروداس ہیں، جو گورو گرنتھ صاحب کے پہلے کاتب ہیں، جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے، گورو بابا ارجن جی بولتے جاتے تھے اور بھائی گوروداس جی قلم بند کرتے جاتے تھے۔ سکھ اتہاس میں بھائی کا لفظ بہت اہم ہے۔ یہ صاحب اور اصحاب کا پنجابی مترادف ہے، لیکن سکھوں کے ہاں یہ لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے، جو سکھ علوم کا فاضل ہوتا ہے، گرنتھ صاحب پڑھنے پڑھانے اور اس میں موجود راگ راگنیوں کا کما حقہ واقف ہی نہیں ہوتا، بلکہ سکھ قوانین اور حکم ناموں کو بھی جانتا ہے اسے گیانی کا لفظ بخشا جاتا ہے۔

جنم ساکھیاں :مسطورہ بالا تین کتب بنیادی مآخذوں کی حیثیت رکھتی ہے۔لیکن ان کے علاوہ جنم ساکھی بھائی بالا،جنم ساکھی بھائی منی سنگھ وغیرہ وہ کتابیں ہیں،جنہیں گرور بابا نانک شاہ کی سوانح عمری، اعمال، احکام، اور برتاؤ وغیرہ کو تفصیل کے لئے جانچنے کیلئے پڑھنا پڑھتا ہے۔ان کتابوں میں باباجی کے تمام سفروں کا حال بھی درج ہے جنہیں ''اوداسی'' کے لفظ سے بیان کیا جاتا ہے۔اس میں باباجی کے ایسے اشعار بھی موجود ہیں، جوگرنتھ صاحب میں شامل نہیں ہیں۔اس ماخذ کو بھی سکھ لٹریچر میں پوری پوری اہمیت حاصل ہے۔اس لٹریچر کو سکھ مذہب میں وہی مقام حاصل ہے جو ہمارے ہاں احادیث کی کتب کو حاصل ہے۔

موجودہ سکھ مذہب :موجودہ سکھ مذہب یا خالصہ پنتھ کو گوروگوبند سنگھ جی نے ۱۲ اپریل ۱۶۹۹ء میں قائم کیا۔اسی اجلاس میں انہوں نے سکھ مذہب کیلئے کچھ بنیادی اموراور ضابطے طے کئے،اسی اجلاس میں ان کے دوست اور ساتھی اور درباری شاعر بھی نند نال گویا نے سکھ پنتھ کا نعرہ دیا کہ راج کرے گا خالصہ آ کی رہے نہ کوئے۔

اس اہم تقریب بعد گوروصاحب صرف نوسال زندہ رہے۔لیکن ۱۷۹۹ء تک ان کی حکمت عملی اختیار کرنے کی وجہ سے پنجاب کی دھرتی کی یہ تخلیق بہت حد تک پورے پنجاب قابض ہوچکی تھی۔یہی نہیں بھکیل سنگھ کی قیادت میں سکھ ایک بار دہلی دربار پر بھی قابض ہونے میں کامیاب ہوگئے تھے،اور راج کرے گا خالصہ کی عملی تعبیر سامنے آ گئی۔سترھویں صدی کے آخری سالوں میں مہاراجہ رنجیت سنگھ پیدا ہوئے،جنہوں نے شیر پنجاب کے نام سے پنجاب پر حکمرانی کی جس سے انگریز جیسی ابھرتی ہوئی قوت بھی خائف تھی۔

تقسیم کار :گوروگوبند سنگھ جی نے اپنے پنتھ کو ہر عہد میں سرخرو کرنے کے لئے تین گروپ بنائے۔ایک تو پانچ پیاروں کا گروپ تھا،جنہیں شہیدی جتھہ کہنا چاہئے،انہیں سکھ پنتھ پر قربان ہونے کا درس دیا گیا تھا،دوسرا گروہ نرل سنتوں کا تھا۔جنہیں گوروصاحب نے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے زمانے کے تمام علوم سیکھیں اوراہم زبانیں پڑھیں عربی، فارسی، سنسکرت تا کہ ان کے ذریعہ مروجہ علوم سے کماحقہ واقف ہوسکیں اور خالصہ پنتھ کو علمی مسند فراہم کرسکیں۔انہیں طب اور موسیقی کا علم بھی حاصل کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ اس گروہ نے اس قدر علمی کام کیا کہ سکھ ان پر ہمیشہ فخر کرسکیں گے۔یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

ان لوگوں نے گرنتھ صاحب کی لغتیں تیار کیں، دوسرے مذاہب کی کتب کو نجابی زبانوں کا لباس

پہنایا، طب کے موضوع پر مستند کتابیں رقم کیں۔ راگ ودھیا پر بہت سا لٹریچر فراہم کیا۔ سکھ پنتھ کی تاریخیں لکھیں۔ میرے گاؤں (آلو مہار شریف ضلع سیالکوٹ) میں سنت وید بابا گوردت سنگھ رہتے تھے۔ آپ عربی، فارسی، سنسکرت کے ایک فاضل شخصیت تھے، آیورویدک اور یونانی طب پر بھی انہیں عبور کامل تھا۔ انہوں نے قرآن شریف کا پنجابی نثر میں ترجمہ کیا جو گورمت پریس امرتسر سے ۱۹۱۱ء میں شایع ہوا سکھ مذہب کے بنیادی تین مآخذوں کے بعد نرمل سادھوں، سنتوں اور علماء کی رقم کی ہوئی کتابیں ریفرینس کے لئے اہمیت رکھتی ہیں۔

گورو صاحب کے ہاتھوں قائم ہونے والا تیسرا گروہ گیانی صاحبان کا ہے۔ گیانی کا لفظی معنی تو گیان (علم) رکھنے والے کے ہیں، لیکن یہ لفظ اس فرد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جسے گرنتھی بھی کہتے ہیں، یعنی گرنتھ صاحب کا قاری اس مقصد کے لئے دسویں پاتشاہی گورو گوبند سنگ مہاراج نے بھائی منی سنگھ جی کو پہلا گیانی مقرر کیا گیا، نرمل سنتوں کی طرح سکھوں میں گرنتھ صاحب (صحیح تلفظ اور راگ میں) پڑھنے والوں کا شجرہ بھی موجود ہے۔ سنت گیانی سندر سنگھ جی بھنڈراں والے بھی اسی شجرہ کے فرد ہیں۔ ''امرت جیون'' کے نام سے ان کی سوانح عمری ۱۹۳۴ء میں طبع ہوئی تھی، ان کے شاگرد گیانی سنت کرتار سنگھ تھے، جنہوں نے سنت گیانی بھائی جرنیل سنگھ بھنڈراں والہ کے نام سے سکھ پنتھ کو ایک عظیم شہید دیا، جو سکھی کی احیائی تحریک کا بانی بن چکا ہے۔

سکھ مسلم تعلقات: تمام سکھ گورو صاحبان کو اپنے معاصر مسلم علماء، درویشوں اور حکمرانوں سے بہت ہی مثالی تعلقات رہے ہیں، حکمرانوں نے انہیں زمینیں بھی دیں، گورو ارجن جی کو اپنے رفیق، عظیم مسلم درویش حضرت میاں میر صاحبؒ پر اس قدر فخر تھا کہ جب انہوں نے ہرمندر صاحب تعمیر کرنا چاہا تو اس کی بنیادی اینٹیں بنیادوں میں حضرت میر صاحب کے مقدس ہاتھوں سے رکھوائیں۔ گورو تیغ بہادر کے سڈھورا کے پیر سید بدھو شاہ صاحب کے ساتھ بہت ہی گہرے تعلقات تھے اور جب گورو گوبند سنگھ پہاڑی راجوں کے ساتھ لڑ رہے تھے تو بدھو صاحب شاہ کے صاحبزادے اور مرید گورو گوبند سنگھ جی کیلئے جنگ لڑتے لڑتے مالک حقیقی کے حضور جا پہنچے۔

عربی زبان وادب نمبر

خصوصی شمارہ

ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل

(اردو، عربی، انگریزی، سندھی)

کی اشاعت کا پروگرام ہے

اس حوالہ سے اگست ۲۰۰۶ء میں اساتذہ علوم اسلامیہ اور وفاقی اردو یونیورسٹی وشعبہ عربی کے تعاون سے ایک روزہ سیمینار کا انعقاد کیا گیا تھا۔ سیمینار میں پیش کردہ تحقیقی مقالات شائع کرنے کا پروگرام ہے دیگر اہل علم جو اس نمبر میں دلچسپی رکھتے ہوں [illegible]ن ۲۰۰۷ء تک مضامین ارسال فرمادیں

مضامین ریسرچ کے اصولوں کے مطابق تحریر شدہ ہوں